ہفت روزہ انگریزی ماہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے

ایل نمبر ۲۲۹۶

(الحکم مورخہ)

بدر

ہفت روزہ

قادیان

انڈیا میں ہمراہ بنچر روپے (۴)

قیمت فی پرچہ ۱/

ایڈیٹر قاسم علی احمدی

جلد (۱۳) | قادیان مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق یکم صفر ۱۳۴۷ھ | نمبر (۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ڈلہوزی میں رونق افروز ہیں۔ اور بہمہ وجوہ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا درس قرآن مجید انشاء اللہ ۱۶ اگست ۱۹۲۸ء سے شروع ہو جائیگا۔ ہر احمدی کو کم از کم ایک غیر احمدی دوست کو درس میں شامل ہونے کے لئے اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی ترقی کا واحد ذریعہ ایک یہی ہے۔ کہ وہ تعلیم قرآن سے اچھی طرح واقف ہو کر اس پر عمل پیرا ہوں۔ اور اس غرض کے لئے اس درس میں شمولیت ایک زرین موقعہ ہے۔ ایسے تمام احباب کے قیام و طعام کا انتظام نظارت ضیافت کی طرف سے انشاء اللہ تسلی بخش طور پر کیا جائیگا۔ غیر احمدی دوستوں کے علاوہ غیر مسلم اصحاب کو بھی شامل کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ انکو بھی معلوم ہو جائے۔ کہ قرآن کریم اپنے اندر کس قدر حقائق و معارف کا خزانہ رکھتا ہے۔ ان دوستوں کے خورد و نوش و رہائش کا بھی انتظام بخوبی کیا جائیگا۔

(۳) موسم نہایت گرم ہو گیا ہے۔ بارش کئی روز سے نہیں ہوئی۔ جس سے فصل خریف کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم کرے اور باراں رحمت برسائے آمین۔ رات کو سخت گرمی ہوتی ہے۔

(۴) **درخواست دعا** میاں عبدالرحمن صاحب احمدی ملازم چودھری محمد عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان تمام احباب سے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ وہ عرصہ چار سال سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت کیلئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(۵) اخبار فاروق کے جن خریداروں نے وی پی واپس کر دیئے تھے۔ ان کے نام دوبارہ وی پی کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ وہ وصول فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشیں گے۔ اور احباب ترقی اشاعت فاروق کی طرف خاص توجہ فرما کر ایک ایک جدید خریدار عطاء کریں۔ تاکہ فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر خدمت دین و سلسلہ کر سکے۔ ہمارے دوستوں کو اسطرف خاص توجہ کرنی چاہیئے

ضرورت ہے

مجھے ایک یتیم ایسے لڑکے کی ضرورت ہے۔ جو بارہ سال تک کی عمر کا ہو۔ اور احمدی خاندان سے ہو جس کا کوئی پرورش کنندہ نہ ہو۔ یا غریب ماں باپ ہوں۔ اگر ناظرین فاروق کے علم میں کوئی ایسا لڑکا ہو جو قابل پرورش ہو۔ تو اس کو میرے پاس بھیجدیں۔ میں اپنے پاس اسکو رکھونگا۔ اس کی پرورش بطور بچوں کے کیجائے گی۔ اگر ملازمت کرنا چاہے۔ تو دو روپیہ ماہوار سے شروع کر کے آئندہ سال بسال ترقی بھی دیجائے گی۔ کھانا کپڑا میرے ذمہ ہوگا۔ کوئی کام بھی حسب لیاقت اس کو سکھا دیا جائیگا۔ دفتر فاروق میں کام کریگا۔ اگر کچھ لکھا پڑھا ہو۔ تو اس کو ترجیح دیجائے گی۔ قادیان تک پہنچنے کا کرایہ بھی ارسال ہوگا۔ مگر معتبر اور دیانت دار لڑکا ہو۔ جس کی تصدیق امیر جماعت یا سیکرٹری انجمن کر دیں۔

ایسا ہی اگر کوئی بڑھیا بیکس یا غریب ہو جو گھر کا کام کاج کر سکے۔ اور قابل امداد ہو اطلاع دیں۔ گھر میں کھانا پکانے کے لئے ضرورت ہے۔ دو روپیہ ماہوار اور کھانا دیا جائیگا۔ کرایہ قادیان پہنچنے کا بھی دونگا۔ اور انشاء اللہ ہر طرح آرام سے رہیگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل توجہ جناب پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب

ہم نہایت ادب کے ساتھ جناب پوسٹماسٹر جنرل پنجاب لاہور کی خدمت میں چند امور عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں۔ کہ صاحب ممدوح اس عرضداشت پر خاص توجہ فرما کر ہمیں مشکوری کا موقعہ بخشیں گے۔ عرض حال یہ ہے۔ کہ ڈاکخانہ قادیان کے موجودہ سٹاف کے متعلق ہمیں چند شکایات ایسی پیدا ہو گئی ہیں۔ جو آئندہ عملہ ڈاک خانہ اور احمدیہ پبلک کے درمیان ایک کشمکش کا یقینی موجب ہو سکتی ہیں جناب عالی پر یہ امر ظاہر ہو گا۔ کہ قادیان کے ڈاک خانہ میں جس قدر ڈاک کی آمد برآمد ہے۔ وہ قریباً نوے فیصدی احمدیہ پبلک کی ہے۔ ایسا ہی ٹیلیگراف کی قریباً زیادہ آمدنی احمدیہ پبلک کی ہی ہے۔ جو قادیان میں محض احمدیہ جماعت نے اپنی ذمہ واری پر بنوایا ہے جس کے لئے حسب الطلب حکام کافی ضمانت نقد داخل کی ہے۔ اور اس میں سے کچھ روپیہ ابھی تک سرکار میں جمع ہے۔ اور احمدیہ جماعت ہی ذمہ دار ہے۔ کہ اگر ٹیلیگراف کے صیغہ میں آمدنی کی کمی ہو تو وہ پورا کرے گی۔ اور دیگر تمام باشندگان قادیان کی دس فیصدی سے بھی کم تاروں اور خطوں اور منی آرڈروں اور وی پی سسٹم اور بیموں اور رجسٹریوں کی آمدنی ہے۔ لہذا اکثیر آمدنی صرف احمدیہ کمیونٹی کی ہے۔ ایسی حالت میں اگر احمدی پبلک کو عملہ ڈاک خانہ قادیان کے متعلق بدگمانی اور شبہات پیدا ہو جائیں تو لازمی طور پر انکی طرف توجہ فرمانی ضروری ہے۔ اب سے پہلے قادیان کے ڈاک خانہ میں جو سٹاف رہا ہے اس کے بارے میں احمدیوں کو کبھی کسی شکایت یا شکوک و شبہات کا موقعہ نہیں ملا۔ اور وہ تمام کارکنان ڈاکخانہ سب پوسٹ ماسٹر سے لیکر ماتحت کلرکوں تک ہمیشہ اپنے فرائض کو دیانت داری اور ہر دلعزیزی سے بجا لاتے رہے ہیں۔ اور یہ امر بالکل واضح ہے۔ کہ عملہ ڈاکخانہ پبلک کا پورا معتمد ہونا چاہیئے۔ اور اس صیغہ کا عام تعلق پبلک سے ہی ہے۔ اگر پبلک کسی ملازم ڈاکخانہ سے کبیدہ خاطر اور شاکی ہو تو بہت سی شکایات کے پیدا ہونیکا یقینی احتمال ہے۔ ہمارا جہاں تک علم ہے ہم جانتے ہیں کہ عملہ ڈاکخانہ کو پارٹی بازی اور دھڑا بندی سے بالکل الگ رہنا نہایت ضروری ہے۔ اگر عملہ ڈاک خانہ اپنی پوزیشن کو چھوڑ کر فرقہ بندی جیسی مضر رساں پالیسی اور کسی خاص فریق کی ایذا رسانی اور تکلیف دہی کا ارتکاب کرے تو ایک طرف حکام بالا کے اور دوسری جانب پبلک کے دل میں بے چینی اور آزار رسانی کا موجب ہو سکتا ہے پھر اگر عملہ ڈاکخانہ مذہبی تعصب سے کام لے تو وہ اور بھی نقصان رساں ہو گا۔ پس عملہ ڈاک خانہ کو پبلک کے مذہب اور فرقہ وارانہ خیال سے بالکل الگ رہ کر اپنی پوزیشن کو صاف رکھنا چاہیئے۔ ہم نہایت افسوس سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ قادیان کے ڈاک خانہ کا موجودہ عملہ جو سب کا سب نیا تبدیل ہو کر آیا ہے۔ ایسی راہ پر چلنے لگا ہے جس کی برداشت احمدیہ جماعت کو نہیں ہے۔ بندگان عالی کو معلوم ہو گا کہ احمدیہ کمیونٹی ایک بانقاعدہ اور گورنمنٹ و حکام کی لائل اور مذہبی جماعت ہے۔ جس کے ساتھ تمام انڈیا بلکہ دنیا بھر کے مذاہب ہمیشہ مخالف رہے ہیں۔ اور خاصکر قادیان کی وہ پبلک جو احمدی نہیں ہے۔ احمدیہ جماعت قادیان کے خلاف ہر طرح کے منصوبے بناتی اور ہر ایک طریق سے تکلیف پہنچاتی ہے۔ ایسی حالت میں اگر کوئی گورنمنٹ سرونٹ یا سرکاری عہدہ دار مذہبی تعصب کا شکار ہو کر مخالف فریق سے تعلقات بڑھانے اور احمدیہ جماعت کے مخالفت کارروائیاں کرنے لگے تو بے شبہ وہ حکام اور وفادار رعایا کے درمیان ایک کڑوا بیج بونے والا ہو گا۔ قادیان میں احمدیہ جماعت کے غلاف غیر احمدی اور دیگر غیر مسلم باشندے خفیہ اور علانیہ کارروائیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور آج کل بھی ایک فریق بشراکت دیگر مخالفین جماعت احمدیہ عدالتوں میں مقدمہ بازی کر رہا ہے۔ اور کئی مقدمات دائر کر رکھے ہیں۔ ان لوگوں سے عملہ ڈاک خانہ کا غیر معمولی میل ملاپ احمدیہ جماعت کو شبہ میں ڈالتا ہے۔ اور وہ اپنے اس کاروبار کے متعلق جسکا ڈاک خانہ سے تعلق ہے۔ بالکل غیر مطمئن ہو چکی ہے۔ سب پوسٹماسٹر صاحب قادیان ایک مذہبی آدمی ہیں جن کو نامعلوم کن وجوہات کی بنا پر احمدیوں سے ناجائز اور بیجا تعصب ہے انہوں نے قادیان پہنچتے ہی وہ رویہ اختیار کیا ہے کہ جو انکی پوزیشن کو بالکل متقلب کر دینے والا ہے۔ ان کی آتے ہی احمدیہ جماعت کے خلاف مخالفین کی ایک انجمن تیار ہو گئی ہے۔ جو انکے آنے سے قبل موجود نہ تھی۔ اور جس انجمن کا مقصد صرف احمدیوں اور امام جماعت کے خلاف ٹریکٹ وغیرہ چھپوا کر شائع کرنا اور امام جماعت احمدیہ اور جماعت کو بدنام کرنا ہے اور یہ انجمن سب پوسٹماسٹر صاحب کی عملی کارگذاریوں میں سے ایک قابل ذکر کارگذاری ہے۔ دیگر ماتحت کلرک شیر سنگھ ایک نیا آیا ہے اس کلرک نے علانیہ طور پر جماعت احمدیہ کے مخالف فریق مقدمہ باز کے ساتھ آمد و رفت کر کے اپنا تمام وقت جو ڈاک خانہ سے فراغت کے بعد ملتا ہے وہاں گزارنا اور احمدیہ جماعت کے خلاف مشوروں میں شریک ہو کر احمدیوں کی مخالفت میں فتنہ پیدا کرنے میں کافی حصہ لے رکھا ہے۔ ہمارے پاس اس قسم کی کئی شکایات پہنچی ہیں۔ کہ شیر سنگھ یا یا سب پوسٹ ماسٹر صاحب احمدیہ جماعت کے خلاف پارٹی لیتا اور ناجائز کارروائیوں میں برابر کا حصہ دار بنکر شریک ہوتا ہے۔ اور سب پوسٹماسٹر صاحب نے ہمارے مخالف غیر احمدیوں کی مسجد کی امامت کرنی شروع کر دی ہے۔ ان حالات کے ماتحت ہم تمام احمدیان قادیان محسوس کرتے ہیں۔ کہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب اور انکے ماتحت عملہ سے یہ اندیشہ ہو گیا ہے کہ ہماری ڈاک اور تاریں بالکل غیر محفوظ ہو گی اور ہمیں حکام کو تکلیف دینا پڑیگی۔ کہ وہ جلد سے جلد اس عملہ کو قادیان سے تبدیل کر کے تمام جماعت احمدیہ کو شکر گزاری کا موقعہ بخشیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمیں عملہ ڈاکخانہ کے اس رویہ کے خلاف سب پوسٹماسٹر صاحب قادیان کو بذریعہ اخبار توجہ دلانی تو بجائے اسکے کہ وہ آئندہ احتیاط کرتے انہوں نے ایک ناجائز نوٹس ڈاک خانہ کے سرکاری فارم پر لکھکر اور بلا ٹکٹ رجسٹری کر کے ہمیں بھیجدیا۔ حالانکہ سرکاری فارم کا استعمال اور بلا ٹکٹ لفافے رجسٹری کرنیکا انکو کوئی حق نہ تھا۔ کیونکہ یہ ڈاکخانہ کے متعلق کوئی شکایت نہ تھی۔ انکے بعض حالات کے متعلق انکو اصلاح کی طرف توجہ دلائی تھی۔ سو ایسے نامناسب نوٹس دینے کے بارے میں جو سرکاری فارم اور ڈاک کا ناجائز استعمال انہوں نے کیا۔ حکام اعلیٰ ان سے مواخذہ کر سکتی ہیں کہ کیوں بلا ٹکٹ لفافے سرکاری فارم پر رجسٹری کر کے نوٹس دیا۔ جبکہ معاملہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء

احمدی مشن

(از مسیح موعود علیہ السلام)

اعلان بخدمت علماء اسلام

"ہر ایک کو معلوم ہے۔ کہ میرے اس دعوے پر کہ میں خدا تعالےٰ سے مامور ہو کر آیا ہوں۔ اور اس کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوں۔ چھبیس برس کے قریب عرصہ گذر گیا ہے۔ اور اس مدت میں باوجودیکہ میرے سلسلہ کے معدوم کرنے کے لئے ہر ایک مخالف نے ناخنوں تک زور لگائے۔ اور مجھے حکام کی طرف بھی کھینچا۔ مگر میں انکے ہر ایک حملے کے وقت میں محفوظ رہا۔ تعجب کہ انکو باوجود صدہا ناکامیوں کے جو میرے استیصال کے بارے میں ہوئیں۔ ابتک یہ بات سمجھ نہیں آئی۔ کہ ایک پوشیدہ ہاتھ میرے ساتھ ہے۔ جو انکے ہاتھ سے مجھے بچاتا ہے۔ مجھے وہ کذاب اور دجال اور مفتری تو کہتے ہیں۔ مگر اس بات کا جواب نہیں دیتے۔ کہ دنیا میں کونسا ایسا کذاب گذرا ہے جس کو خدا دشمنوں کے خطرناک حملوں سے چھبیس برس تک بچاتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے خاص فضل سے صدی کے چہارم حصہ تک انکو سلامت رکھا۔ اور ترقی پر ترقی بخشی۔ اور ایک فرد سے لاکھوں انسان اس کے تابع کر دیئے۔ اور کسی دشمن کی پیش نہ گئی۔ اور آیندہ ترقیات کی خبر نہیں۔ اور کونسا دنیا میں ایسا کذاب گذرا ہے جس کے مقابل پر ہر ایک مومن مباہلہ کے وقت موت یا کسی اور قسم کی تباہی سے عذاب کا نشانہ ہوا۔ اور کون سا ایسا کذاب گذرا ہے۔ جس کے لئے اور جس کی پیشگوئی کی رُو سے رمضان میں خسوف کسوف ہوا اور زمین میں ایک عالمگیر طاعون پھیل گیا۔ کیا کسی اور مہدی کا نشان ملتا ہے۔ جس نے کسوف خسوف سے پندرہ برس پہلے اس کے وقوع کی خبر دی تھی۔ اور طاعون سے چھبیس برس پہلے برس پہلے اور پھر بارہ برس پہلے اور پھر تین برس پہلے ملک میں اس کے پھیلنے کی بارہا اطلاع دے دی تھی۔

اب اس وقت اس تحریر سے میری غرض یہ ہے کہ میں نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کافی طور پر ہر ایک قسم کا ثبوت اپنے دعوے کے متعلق لکھدیا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ میں ان ایام میں بباعث طرح طرح کے عوارض جسمانی اور بیماریوں کے متواتر دورے اور ضعف اور ناتوانی کے اس لایق نہ تھا کہ اس قدر سخت محنت اُٹھا سکوں۔ تاہم میں نے محض بنی نوع کی ہمدردی کے لئے یہ تمام محنت اٹھائی۔ اس لئے میں اپنی عزیز قوم کے اکابر علماء اور مشائخ اور ان سب کو جو اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کہ اگر انکو یہ کتاب پہنچے تو ضرور اوّل سے آخر تک اس کتاب کو غور سے پڑھ لیں۔ اور میں پھر انکو اس خدائے لاشریک کی دوبارہ قسم دیتا ہوں جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی جان ہے۔ کہ وہ اپنے اوقات اور مشاغل کا حرج بھی کر کے ایک دفعہ غور اور تدبّر سے اس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھ لیں۔ اور پھر میں تیسری دفعہ اس غیور خدا کی انکو قسم دیتا ہوں۔ جو اس شخص کو پکڑتا ہے۔ جو اس کی قسموں کی پرواہ نہیں کرتا کہ ضرور ایسے لوگ جن کو یہ کتاب پہنچے۔ اور وہ اس کو پڑھ سکتے ہوں۔ خواہ وہ مولوی ہیں یا مشائخ اوّل سے آخر تک ایکمرتبہ اس کو ضرور پڑھ لیں اور میں انشاء اللہ بعض کو تو خود یہ کتاب بھیجوں گا۔ اور بعض دیگر کی نسبت میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ قسم کھا کر لکھیں کہ قیمت کے ادا کرنے کی گنجائش نہیں۔ تو میں بشرط گنجائش اور بشرط موجود ہونے کتاب کے ضرور انکو اس شرط سے کتاب بھیجدونگا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر میری طرف تحریر کریں۔ کہ وہ اول سے آخر تک ضرور کتاب کو پڑھیں گے۔ اور نیز یہ کہ وہ نادار ہیں۔ طاقت ادائے قیمت نہیں رکھتے۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ جس شخص کو یہ کتاب پہنچے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی قسم سے لاپروا رہکر اور خدا کی قسم کو بے عزتی سے دیکھ کر کتاب کو اوّل سے آخر تک نہ پڑھے۔ اور یا کچھ حصہ پڑھکر چھوڑ دے۔ اور پھر بدگوئی سے باز نہ آوے۔ خدا ایسے لوگوں کو دنیا اور آخرت میں تباہ اور ذلیل کرے۔ آمین

لیکن جو شخص اول سے آخر تک کتاب کو پڑھے۔ اور خوب سمجھے۔ اوسکا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ اب میں اس اعلان کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ۔ (۵ مارچ ۱۹۰۷ء)

مرنے سے پہلے مر جاؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ "تمہاری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں۔ کہ برادری کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے۔ کہ بغیر حرام خوری کے گذارہ نہیں ہو سکتا جب ایک حرام گذارہ کیلئے انہوں نے حلال کر لیا۔ تو پوچھو کہ خدا کیا رہا۔ اور تمنے خدا کیواسطے کیا کیا۔ ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے جو بیعت کر کے اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر یہ شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک بیمار انسان ایک طبیب کے پاس علاج کے لئے جاتا ہے۔ تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے اگر اُسکی نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کریگا تو یقیناً ترقی کریگا۔ یہی اصول یہاں بھی ہے۔ (البدر ۱۶ نومبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۴)

وبائی تپ کا نسخہ

۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو بعد نماز عصر حضورؑ نے مکرمی سید ناصر شاہ صاحب کو جو جموں میں ملازم تھے۔ اور آجکل بفضلہ تعالیٰ مہاجرین میں داخل ہیں ایک خط میں لکھوایا کہ "وبائی تپوں میں تلیین (ہلکا سا جلاب) کے بعد

(باقی صفحہ ۵ کالم ۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

غیر مبائعین سے بیس مطالبات

مطالبہ نمبر ۶۶

مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں لکھتے ہیں۔

"یہ محدث درحقیقت نبی نہیں ہوتا۔ یا اگر اس پر نبی کا لفظ بولا جاسکتا ہے۔ تو اس صورت میں کہ اس کی نبوت جزئی یا ناقصہ کہلائے گی۔ اور نبوت تامہ کسی امتی کو ہرگز نہیں مل سکتی۔" ص ۱۶۷

ایک طرف یہ عبارت رکھئے۔ دوسری طرف حضرت اقدسؑ کی عبارت ملاحظہ فرمائیے۔ آپ فرماتے ہیں "اگر بروز صحیح نہ ہوتا۔ تو پھر آیت واٰخرین منھم میں اس موعود کے رفیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کیوں ٹھیرتے اور نفی بروز سے اس آیت کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جسمانی خیال کے لوگوں نے کبھی اس موعود کو حسنؓ کی اولاد بنایا۔ اور کبھی حسینؓ کی اور کبھی عباس کی۔ لیکن آنحضرت صلعم کا صرف یہ مقصود تھا۔ کہ وہ فرزندوں کی طرح اس کا وارث ہوگا۔ اس کے نام کا وارث اور ہر ایک پہلو سے اپنے اندر اس کی تصویر دکھلائیگا۔ اور وہ اپنی طرف سے نہیں بلکہ سب کچھ اس کی طرف سے لیگا۔ اور اس میں فنا ہوکر اس کے چہرے کو دکھلائیگا۔ پس جیسا کہ ظلی طور پر اس کا نام لیگا۔ اس کا خلق لیگا۔ اس کا علم لیگا۔ ایسا ہی اس کا نبی لقب بھی لیگا۔ کیونکہ بروزی تصویر پوری نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ یہ تصویر ہر ایک پہلو سے اپنے اصل کے کمال اپنے اندر نہ رکھتی ہو۔ پس چونکہ نبوت بھی نبی میں ایک کمال ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ تصویر بروزی میں وہ کمال بھی نمودار ہو۔"

کیا مولوی صاحب اور انکے ہمنوا بتائیں گے۔ کہ آنحضرت صلعم کی نبوت بھی معاذ اللہ نبوت تامہ نہ تھی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ اپنے آپ کو آنحضرتؐ کی تصویر سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور تصویر بھی کامل۔ تو کیا یہ ہوسکتا ہے۔ کہ جس کا فوٹو لیا جائے۔ اس میں ایک چیز ہو۔ اور تصویر میں وہ چیز نہ آئے۔ حضرت نے تصویر کے تمام پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے نبوت کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ اگر آپؑ کی نبوت نبوت تامہ نہیں۔ بلکہ ناقصہ ہے۔ تو اس سے یہ لازم آئیگا۔ کہ اصل کی نبوت بھی ناقصہ ہے۔ جس کا یہ عکس لیا گیا ہے۔

مطالبہ نمبر ۶۷

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ماکنا معذبین حتے نبعث رسولاً ط کہ ہم عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک رسول نہ بھیج لیں۔ حضورؑ اسی مضمون کو دافع البلاء صفحہ ۸ و ۹ میں یوں ادا فرماتے ہیں "پس خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے۔ اس لئے اس نے آسمان اور زمین دونوں کو اس کی سچائی کا گواہ بنا دیا۔۔۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں آخری دنوں میں طاعون بھیجوں گا۔ تاکہ میں ان خبیثوں اور شریروں کا منہ بند کردوں۔ جو میرے رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ محض انکار اس بات کا موجب نہیں ہوتا۔ کہ ایک رسول کے انکار سے دنیا میں کوئی تباہی بھیجی جاوے۔ بلکہ اکثر لوگ شرافت اور تہذیب سے خدا کے رسول کا انکار کریں۔ اور دست درازی اور بدزبانی نہ کریں۔ تو ان کی سزا قیامت میں مقرر ہے۔ اور جس قدر دنیا میں رسولوں کی حمایت میں مری بھیجی گئی ہے۔ وہ محض انکار سے نہیں۔ بلکہ شرارتوں کی سزا ہے۔" قرآن کریم کی آیت اور حضرت اقدسؑ کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ خدا کے رسولوں کی بعثت کے وقت لوگوں کی شرارت کی بناء پر انہیں سزا دیجاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کے لئے تو خدا تعالیٰ نے پہلے سے پیشگوئی فرمادی۔ کہ اس کے زمانہ میں طاعون پڑے گی۔

اگر حضرت مسیح موعودؑ ویسے ہی رسول نہیں جیسے دیگر رسل نفس رسالت کے لحاظ سے ہوچکے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ آپ کے زمانہ میں آپؑ کے مخالفوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے طاعون اور دیگر عذاب دنیا پر نازل فرمائے۔

مطالبہ نمبر ۶۸

حضرت اقدس اربعین اور تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔ کہ تم پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ کسی مکفر مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو چاہیئے۔ کہ تمہارا امام تمہیں میں سے ہو۔ اور ساتھ ہی یہ فرماتے ہیں۔ کہ کیا کوئی زندہ مردے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔" اور یہ اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ الہام الٰہی کی بناء پر فرماتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مسلمون۔ قل عندی شھادۃ من اللہ فھل انتم مؤمنون۔

اگر حضرت مسیح موعودؑ نبی نہ ہوتے۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ آپؑ اپنے مکفر یا مکذب یا متردد جو اس سوچ میں پڑا ہوا ہے۔ کہ مانوں یا نہ مانوں کے پیچھے نماز حرام کرتے حالانکہ حدیث میں وارد ہے۔ کہ صلوا خلف کل مسلم برا کان او فاجرا کہ ہر مسلم کے پیچھے نماز پڑھو۔ خواہ فاجر ہی ہو۔ اس کے پیچھے بھی نماز ہوسکتی ہے۔ نماز صرف ان کے پیچھے ناجائز ہے۔ جنہیں اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ صرف حضرتؑ کے نبی ہونے پر موقوف ہے۔ کیا آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے۔ کہ کیوں حضرتؑ نے اپنے نہ ماننے والوں کے پیچھے نماز حرام فرمادی۔ اور غیر نبی کے کسی کو ایسا حکم دینے کا حق بھی ہے یا نہیں۔

مطالبہ نمبر ۶۹

مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام ص۸ میں فرماتے ہیں "جو شخص تزکیہ نفس کرتا ہے۔ اور اس کو کمال تک پہنچاتا ہے۔ وہی کامیاب ہوتا ہے پس تزکیہ نفس جو درحقیقت تکمیل نفس کے ہم معنے ہے اس تک انسانوں کو پہنچانا بھی اصل غرض و غایت نبوت کی ہے۔"

کیا اس غرض کو حضرت اقدسؑ نے پورا کیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر کہو کہ پہلے قرآن مجید موجود تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ موجود تھا۔ اگر آپؑ نئی شریعت لاتے۔ تب ہم کہہ سکتے کہ آپؑ نے کامل تزکیہ نفس کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت اقدس دافع البلاء صفحہ ۲۱ پر فرماتے ہیں "گو پہلے زمانوں میں بعض رسولوں کی تائید میں۔ اور رسول بھی ان کے زمانہ میں ہوئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ کے ساتھ ہارون لیکن خاتم الانبیاءؐ اور خاتم الاولیاءؐ اس طریق سے مستثنےٰ ہیں"۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کے لئے ضروری نہیں۔ کہ شریعت جدیدہ لائے۔ بلکہ محض تائید کے لئے بھی نبی آئے۔ جیسے حضرت ہارونؑ حضرت موسےٰؑ کے لئے اگر تزکیہ نبوت کی اصل غرض ہے۔ تو یہ غرض ضروری ہے۔ کہ حضرت ہارونؑ نے بھی کی ہو۔ اور شریعت پہلے موجود تھی۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ پہلی شریعت کی موجودگی میں بھی بغیر جدید شریعت لانے کے تزکیہ نفس ہو سکتا ہے جب یہ اعتراض نہ رہا۔ تو بتائیے۔ کہ آپؑ نے نبوت کی اصل غرض پوری کی یا نہ اگر پوری کی تو معلوم ہوا۔ کہ نبی آسکتے ہیں۔ اگر پوری نہیں کی تو آپؑ نے کیا ہی کیا۔ جبکہ تزکیہ نفوس تک نہ کیا۔

مطالبہ نمبر (۶) حضرت اقدسؑ لکچر سیالکوٹ صفحہ ۳۳ پر تحریر فرماتے ہیں "وحی بھی نبی کی کبھی خبر واحد کی طرح ہوتی ہے۔ اور معذالک مجمل ہوتی ہے۔ اور کبھی وحی ایک امر میں کثرت سے اور واضح ہوتی ہے۔ پس میں اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ کبھی میری وحی بھی خبر واحد کی طرح ہو۔ اور مجمل ہو"۔

اگر آپ نبی نہ تھے محض مجدد یا محدث تھے۔ تو چاہیئے تھا کہ اپنی وحی کو وحی محدثیت یا وحی مجددیت کے ساتھ تشبیہ دیتے اور آپ اگر کسی نے اعتراض کیا تھا۔ تو اسے سمجھاتے کہ بھائی میں ایک مجدد یا محدث ہوں۔ اور محدثین کی وحی میں یہ یہ باتیں ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے میری وحی بھی فلاں محدث یا فلاں مجدد کی وحی کی طرح ہے۔ مگر بخلاف اس کے آپ کا اپنی وحی کو وحی نبوت کی اقسام سے بیان کرنا اور وحی نبوت سابقہ سے اعتراض دور کرنا بتاتا ہے۔ کہ آپؑ نبی تھے۔ اور آپؑ کی وحی انبیاء کی وحی کی طرح تھی۔!

کیا غیر مبائعین اس بات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے؟

غیر احمدی مشن

قائلین حیات مسیح ناصری سے سات مطالبات

مطالبہ نمبر (۱) جب قرآن مجید کی کسی آیت میں حضرت مسیح کے لئے "آسمان" پر جانیکا ذکر نہیں۔ اور نہ ہی تیس پارہ میں آپ کے لئے آسمان کا لفظ آیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ بلا وجہ آپ انہیں آسمان پر بجسد عنصری زندہ مانتے ہیں۔ کیا آپ قرآن مجید سے آسمان کا لفظ بتا سکتے ہیں۔

مطالبہ نمبر (۲) جب کسی حدیث صحیح میں یہ نہیں آیا۔ کہ مسیح بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تو آپ کا کیا حق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے آسمان پر جانیکا تو کوئی ذکر نہ کیا۔ اور آپ خواہ مخواہ اپنی طرف سے انہیں بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود مانتے ہیں۔

مطالبہ نمبر (۳) اگر مسیح آپ کے خیال کے مطابق زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ تو بتائیے۔ ان پر تغیر آیا ہے یا نہیں۔ اگر تغیر مانیں۔ تو آپ بموجب آیت قرآنی "ارذل العمر" کو پہنچ چکے ہیں۔ ایسی عمر کے متعلق قرآن کریم کا یہ ارشاد ہے۔ کہ لکیلا یعلم بعد علمٍ شیئاً۔ کہ ایسی عمر میں قوی ضعیف ہونے کی وجہ سے اور اعضاء ڈھیلے پڑ جانے کے باعث انسان سے علم چلا جاتا ہے۔ اور یہ شان نبوت سے بعید ہے۔ اور اگر آپ کے لئے یہ نہ مانیں تو دوسری صورت قرآن کریم نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ منکم من یتوفی کہ بعض فوت ہو جاتے ہیں۔ اور بعض بڑی عمر پاتے ہیں۔ جسے قرآن کریم نے ارذل العمر کہا غرض قرآن کریم نے صرف دو صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ ایک۔ یہ کہ بعض فوت ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری یہ کہ بعض ارذل العمر کو پہنچ جاتے ہیں۔ یہ کہیں نہیں فرمایا۔ کہ بعض ایک حالت پر قائم رہتے ہیں۔ کیا آپ کا مسیحؑ کو ایک حالت پر ماننا قرآن کریم کی تکذیب نہیں کرتا۔ کیونکہ قرآن مجید نے صرف دو حالتیں انسان کے لئے بیان فرمائی ہیں۔ اور آپ ان دونوں حالتوں کو چھوڑ کر مسیح کے لئے ایک تیسری حالت بیان کرتے ہیں!

مطالبہ نمبر (۴) سلاطین ۲ میں لکھا ہے۔ کہ ایلیا آسمان پر چلا گیا۔ اور ملاکی میں لکھا ہے۔ کہ وہی دوبارہ آئیگا۔

مطابق بیان توریت کے یہود مسیح کو سچا نہیں تسلیم کرتے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ جب تک ایلیاء نہ آجائے۔ تب تک مسیح نہیں آسکتا۔ مگر سب مسلمان حضرت مسیحؑ کو سچا تسلیم کرتے ہیں۔ اگر کوئی یہودی آپ سے یہ سوال کرے۔ کہ مسیح کو آپ کیوں سچا مانتے ہیں۔ جبکہ صاف لکھا ہے۔ کہ ایلیاء آسمان سے آئے گا۔ اور اس کے بعد مسیح آئیگا۔ تو آپ اس کا کیا جواب دینگے۔ اگر وہاں آپ آسمان پر جانے سے روحانی معنے مراد لیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ پہلے مقدمہ کے مطابق اس مقدمہ میں بھی وہی معنے نہ مراد لئے جائیں۔

مطالبہ نمبر ۵ حضرت مسیحؑ نے ایک پیشگوئی فرمائی ہے۔ جسے قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ "مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد"، مسیح کہتے ہیں۔ کہ میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد آئیگا۔ جس کا نام احمدؐ ہوگا۔ اگر احمدؐ سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لئے جائیں۔ تو مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس نے یہ کہا ہے۔ کہ میرے بعد آئے گا۔ نہ کہ میری زندگی میں۔ اور یہ پیشگوئی قائلین حیات مسیح کے نزدیک مسلم ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ آپ اسے زندہ مانتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبہ نمبر (۶) جبکہ تمام انبیاء دنیا میں پیدا ہوئے۔ اور انہوں نے دنیا ہی میں اپنی عمر گذاری۔ اور اسی دنیا میں دشمنوں کی تکالیف سے اللہ تعالےٰ نے ان کو محفوظ کیا۔ تو مسیح کی کیا خصوصیت ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھالیا۔ اور یہ سلوک دیگر انبیاء سے روا نہ رکھا۔

مطالبہ نمبر (۷) اللہ تعالیٰ کا کوئی کام خالی از حکمت نہیں۔ اس لئے آپ بتائیں۔ کہ مسیح کو آسمان پر لے جانے میں کیا حکمت ہے۔ اگر کہو کہ اس طرح سے اسے دشمنوں سے بچایا۔ تو کیا زمین پر خدا اوسے نہیں بچا سکتا تھا۔ کیا خدا تعالیٰ اس بات پر قادر نہ تھا۔ کہ زمین پر دشمنوں کے ہاتھوں سے اسے محفوظ رکھتا۔ یا ویسا انسان خدا نہ بنا سکتا تھا۔ اس لئے اسے رکھ چھوڑا کہ آخری زمانہ میں کام آئیگا۔ بہرحال جو بھی ہو آپ بتائیں۔ کہ اس کی کیا حکمت ہے!

(خاکسار عبدالاحد داتوی مولوی فاضل قادیان)

پردہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک معزز سے فرمایا۔ کہ

قرآن کریم کا یہ حکم ہے۔ کہ زینت کو چھپاؤ۔ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہے۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ چہرہ چھپانے کا حکم نہیں۔ ان سے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ پھر زینت ہے کیا چیز۔ جسے چھپانیکا حکم دیا گیا ہے۔ ہم اس حد تک قائل ہیں۔ کہ چہرہ کو اس طرح چھپایا جائے۔ جس سے صحت پر اثر نہ پڑے۔ یعنے باریک کپڑا ڈال لیا جائے۔ یا عرب کی طرح نقاب بنا لیا جائے۔ عرب میں اسی طرح کا نقاب ہوتا ہے کہ آنکھیں اور ناک کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے۔

دیانندی مشن

ستیارتھ پرکاش کا خلاصہ

سوامی جی کا دعویٰ اس کتاب کی بابت

دعویٰ } گو انسانی ضمیر سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکتی ہے۔ مگر مطلب براری۔ ضد۔ ہٹ دھرمی۔ اور بیعلمی۔ وغیرہ عیبوں سے بچائے سچ کے جھوٹ کی طرف جھک جاتی ہے۔ یہ کتاب اس قسم کی باتوں سے پاک رکھی گئی ہے۔ نہ اس سے کسی کی دل آزاری یا نقصان رسانی مقصود ہے۔

کیا آریہ اس پر عمل کر سکتے ہیں

حیض کے نمودار ہونے کے دن سے لے کر سولھویں رات کے بعد تک ہمبستری نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جب تک کہ دوبارہ وقت معینہ ہمبستری کا جیسا کہ بیان کیا گیا نہ آوے۔ تب تک۔ نیز حمل ٹھیر جانے کے بعد ایک برس تک صحبت نہ کریں۔ ..... بعد وضع حمل ایک برس تک مرد سے عورت ہمبستر نہ ہو۔ (ص ۳۳)

عقل اور ہمت کو بڑھانے والی کون سی دوائیں ہیں؟ ص ۳۴

زچہ کا دودھ چھ دن تک بچہ کو پلانا چاہیئے۔ بعد ازاں دایہ پلایا کرے۔ لیکن دایہ کو عمدہ اشیاء مال یا پاپ کھلاتے پلاتے رہیں۔ اگر کوئی مفلس ہو دایہ نہ رکھے۔ تو وہ گائے یا بکری کے دودھ میں عمدہ ادویات کو جو کہ عقل ہمت صحت بڑھانے والی ہوں۔ ملا کر پانی میں بھگو کر جوش دینے کے بعد چھان کر اور دودھ میں ہموزن ملا کر بچہ کو پلا دیں۔

اس سے کیا مراد ہے؟

جہاں دایہ گائے بکری وغیرہ کا دودھ نہ مل سکے وہاں جیسا مناسب سمجھیں۔ ویسا عمل کریں۔ ص ۲۴

دوسرے مہینے عورت کو دوبارہ جوان کرنیکی ترکیب

چونکہ بچہ کا جسم جننے والی عورت کے جسمانی اجزاء سے بنا ہوتا ہے اس وجہ سے عورت بچہ جننے کے وقت کمزور ہو جاتی ہے۔ اس لئے زچہ دودھ نہ پلاوے۔ دودھ روکنے کے لئے پستان کے منہ پر ایسی دوا لگا دیں۔ جس سے دودھ نکلنا بند ہو جائے۔ اس طریق پر عمل کرنے سے دوسرے مہینے میں عورت دوبارہ جوان ہو جاتی ہے۔

ہسٹریا کا وید ک علاج ص ۳۶

دانشمند ان کی خدمت پانچ جوتے۔ ڈنڈے۔ طمانچہ اور لاتیں مارنے سے کرے۔

ویدک پردہ ۵ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے

تعلیم گاہ کسی تنہا جگہ پر ہونا چاہیئے۔ لڑکے لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کم از کم دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو استاد و استانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ ان میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں۔ زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے۔ یعنے جب تک کہ برہمچاری طالب علم اور برہمچارنی طالبہ علم رہیں۔ تب تک عورت و مرد کا دوچار ہونا۔ چھونا۔ تنہائی کی ملاقات۔ گفتگو۔ عشقیہ باتیں یا ہنسی کھیل کود۔ شہوانی خیال و صحبت ان آٹھ قسم کی جذبہ انگیز حرکتوں سے الگ رہیں۔ اور استاد انکو ان باتوں سے بچائیں۔ ..... مدرسوں سے ۴ کوس کے فاصلہ پر گاؤں یا شہر رہنے چاہئیں۔

گناہ سے بچنے معرفت حاصل کرنے عقل بڑھانے والا وہ پاکا ایک ہی بے نظیر نسخہ ص ۵۱

"پمانا یام" یا ضبط دم۔ جب انسان پرانایام کرتا ہے۔ تو ہر لمحہ ساعت بساعت سلسلہ وار ناپاکی دور اور عرفان کا ظہور ہوتا چلا جاتا ہے۔

طریق عمل یعنی ترکیب:۔ جیسے سخت زور سے قے ہو کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھایا پیا باہر نکل جاتا ہے۔ ویسے دم کو زور سے باہر نکالکر حسب طاقت باہر ہی روک دینا چاہیئے۔ لیکن جب باہر نکالنا ہو۔ تو مول انار یہ کو اس وقت تک اندر کھینچ رکھنا چاہیئے۔ جب تک کہ دم باہر رہتا ہے۔ اسی طریق سے دم باہر زیادہ ٹھیر سکتا ہے۔ جب گھبراہٹ ہو تب آہستہ آہستہ ہوا کو اندر لے کر پھر بھی جس قدر طاقت اور خواہش ہو ویسے ہی کرتا جائے ..... دم اپنے اختیار میں ہو جانے کی وجہ سے من اور حواس بھی اپنے قابو میں ہوتے ہیں۔ طاقت اور ہمت بڑھ کر عقل تیز اور لطیف ہو جاتی ہے۔ حتےٰ کہ نہایت مشکل اور دقیق مسئلہ کو بہت جلد قبول کر لیتی ہے۔ اس کی بدولت انسان کے جسم میں ویریہ (منی) بڑھ کر لازوال طاقت اور ہمت اور حواس پر غلبہ حاصل ہوگا

غیر مذاہب والوں کی سزا صہ ۵۹ جو شخص وید اور عاید لوگوں کی وید کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے عزتی کرتا ہے۔ اُس وید کی بڑائی کرنے والے منکر کو ذات جماعت اور ملک سے نکال دینا چاہیئے۔

جو وید پڑھ سکتا ہے مگر معنے نہیں جانتا وہ جانور ہے صہ ۸۱ جو شخص وید دل کی محض سُروں اور منتروں کو پڑھ کے معنے نہیں جانتا۔ وہ ایسا بوجھ اُٹھانے والا ہے جیسے کہ درخت ڈالی پتے پھل کو یا کوئی جانور اناج وغیرہ کا بوجھ اُٹھاتا ہے۔ (معلوم نہیں کہ جو سرے سے وید پڑھنا ہی نہ جانتا ہو وہ کون ہوگا؟)

لڑکی کا بیاہ ہمیشہ دُور ملک میں کرو اس کے بعض دلائل صہ ۹۲ دلیل نمبر ۱ یہ تحقیق شدہ بات ہے کہ غیر موجود چیز سے جو محبت ہوتی ہے۔ وہ پاس کی چیز سے نہیں ہوتی۔ جیسے کسی نے مصری کی تعریف سُنی ہو۔ مگر کھائی نہ ہو۔ تو اس کا دل اسی کو چاہتا رہتا ہے۔ پس جس وجہ سے کہ کسی غائب چیز کی تعریف سُنکر اس کو حاصل کرنے کی خواہش تیز ہوتی ہے۔ اس وجہ سے دُور جگہ یعنی جو اپنے نسب اور ماں کے خاندان پدری میں نزدیک کے رشتہ کی نہ ہو اسی لڑکی سے لڑکے کا بیاہ ہونا چاہیئے۔

دلیل نمبر (۲) جو بچے بچپن سے نزدیک رہتے ہیں باہم کھیل لڑائی اور محبت کرتے ایک دوسرے کی خوبی نقص عادت یا بچپن کی بد ملنی کو جانتے ہیں۔ اور ننگے بھی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ انکی باہم شادی ہونے سے محبت کبھی نہیں ہو سکتی۔

دلیل سویم۔ جیسے اگر کوئی ایک ملک میں مریض ہو وہ دوسرے ملک میں ہوا اور کھانے پینے کی تبدیلی سے تندرست ہوتا ہے۔ ویسے ہی دور ملکوں کے رہنے والوں کے بیاہ ہونے میں بھی عمدگی ہے۔

دلیل چہارم:۔ دور دور ملک کے حالات اور چیزیں بھی دور رشتہ ہونے میں باہمی امداد سے ملسکتی ہیں نزدیک کے بیاہ ہونے میں نہیں۔ (مثلاً پنجاب کی لڑکی کشمیر میں بیاہ دی تاکہ وہاں سے پشمینہ خریدنے میں آسانی ہو۔ اور ہندوستان کی لڑکی امریکہ بیاہ دی۔ تاکہ وہاں کے حالات معلوم ہو کر اخبار میں باقاعدہ چھپ سکیں۔ کاتب)

کن عورتوں سے شادی حرام ہے صہ ۹۳ جس خاندان میں کسی کے جسم پر بڑے بڑے بال ہوں۔ اس خاندان کی کسی عورت سے شادی نہ کرے۔ نہ ایسی عورت سے جس کے جسم پر بالکل بال نہ ہوں۔ نہ بہت بال والی۔ نہ بھوری آنکھ والی۔ کوئی آریہ کسی ایسی عورت سے شادی نہ کرے جس کا یہ نام ہو۔ بھرتی۔ رمنی دیوی۔ ریوتی باتی۔ چتری۔ تلسی۔ گیندا۔ چمپا۔ چمپیلی۔ گنگا۔ بندھیا۔ ہمالیہ۔ پاربتی۔ کوکلا۔ مینا۔ بھیم کماری۔ کالی۔

شادی کے لائق عورت صہ ۹۴ جس کا نام پیشودا یا سکھدا وغیرہ ہو۔ ہنس اور ہتھنی جیسی جس کی چال ہو۔ (آدمی جیسی نہ ہو) جس کا رونگٹا چھوٹا اور ملائم ہو۔ سر کے بال اور دانت باریک ہوں۔ اور جس کے دیگر سب اعضاء مُلائم ہوں۔

سب سے اعلیٰ بیاہ کی عمر صہ ۹۵ مرد ۴۸ برس کا ہو۔ اور عورت ۲۴ برس کی۔ تو سب سے عمدہ بیاہ ہے۔

ویش یعنی تاجر پیشہ، لوگوں کے فرائض (۱۰۵) ویدکی رُو سے ویشیں پر فرض ہے۔ کہ اصل رقم سے دگنا یعنی ایک روپیہ دیا ہو۔ تو سو برس میں بھی دو روپیہ سے زیادہ نہ لینا اور نہ دینا۔ (کیا کہتے ہیں آریہ بنئے جو وید دل کے حکم کے برخلاف دوگنے سے زیادہ رقم چند ہی دنوں میں کر کے ڈشٹ اور پاپی بنتے ہیں)

صحبت کے متعلق پرمیشر کی ہدایات (۱۰۸) آدھی رات یا دس بجے بیاہ کر کے مرد عورت خلوت میں چلے جائیں۔ مرد منی ڈالنے اور عورت منی کھینچنے کی جو ترکیب ہے۔ اسی کے مطابق دونوں کریں۔ جب ویریہ کے رحم میں گرنے کا وقت ہو اسوقت عورت مرد دونوں بے حرکت ناک کے سامنے ناک۔ آنکھ کے سامنے آنکھ یعنے سیدھا جسم رکھیں۔ اور نہایت خوش دل رہیں۔ ہلیں نہیں۔ مرد اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دے۔ اور عورت ویریہ حاصل کرنے کے وقت اپان وایو کو اوپر کھینچے جائے مخصوص کو اوپر سکیڑ ویریہ کو اوپر کشش کر کے رحم میں ٹھیرا دے ..... حمل ٹھیر جانے کا بخوبی علم سمجھدار عورت کو تو اسی وقت ہو جاتا ہے .....

نیک مردوں کی پہچان (۱۱۲) نیک مردوں کو مناسب ہے کہ منہ پر ایک دوسرے کے عیب کہیں۔ اور اپنے سنیں۔

عقد ثانی کرنا ویدکی رُو سے حرام ہے (۱۳۰) (۱) اگر بیوہ عورت یا رانڈ مرد برہم چریہ نہ رکھ سکیں۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر لیں۔ (۲) نیوگ میں عورت اپنے پہلے خاوند کے گھر ہی میں رہتی ہے۔ اور وہیں نیوگ کراتی ہے۔ (۳) نیوگ کی جو اولاد ہوگی۔ وہ متوفی خاوند کی اولاد کہلائے گی۔ اور اس کی جائداد کی وارث ہوگی۔ (۴) بیاہے ہوئے عورت مرد کو باہم خدمت اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرورش کرنی لازمی ہے۔ مگر نیوگ میں عورت مرد کا تعلق ایسا نہیں ہوتا۔ یعنے ایک دوسرے کی خدمت یا پرورش نہیں کر سکتے۔ (۵) بیاہے مرد عورت کا تعلق موت تک رہتا ہے۔ نیوگ میں یہ تعلق کام نکل جانے کے بعد جاتا رہتا ہے۔ (۶) کنوارے کنواری کو نیوگ منع ہے۔ صرف خاوند والی عورت یا بیوی والا مرد یہ کام کرے۔ (۷) بیاہے ہوئے مرد عورت ہمیشہ اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ مگر نیوگ شدہ مرد عورت صرف جماع کے وقت اکٹھے ہوں۔ آگے پیچھے بالکل واسطہ نہ ہو۔ (۸) ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار نیوگی مردوں کے لئے پیدا کر سکتی ہے۔ اسی طرح ایک رنڈوا مرد دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار نیوگان کے لئے پیدا کر سکتا ہے۔ اس طرح مل کر دس دس اولاد پیدا کرنے کی اجازت وید مقدس میں ہے۔ (۹) چنانچہ رگوید کا حکم ہے "اے ویرج سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس بیاہی عورت یا بیوہ عورت کو نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر۔ اور گیارھویں عورت کو ماں۔ اے عورت تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے دس بچے پیدا کر۔ اور گیارھویں خاوند کو سمجھ" (۱۰) سوامی جی فرماتے ہیں۔ وید شاستروں کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری یا گناہ اور شرم نہیں ماننی چاہیئے۔ (۱۱) سوامی جی فرماتے ہیں۔ کہ گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے"

(۱۲) نیوگ کے فوائد:۔ زناکاری کا کم ہونا۔ محبت سے عمدہ اولاد ہو کر انسانوں کی ترقی ہونا۔ اور حمل کا اسقاط کرانا بالکل بند ہو جاتا ہے۔ (۱۳) زناکاری اور نسل کا قطع ہونا اور عورت مردوں کی تکلیف اور اسقاط حمل وغیرہ بدفعلیوں کا نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے نیوگ کرنا چاہیئے۔

(۱۴) عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے۔ کہ دھرم سے یعنی وید کے حکم کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں۔ (۱۵) مرد کو بھی رنڈوا ہونے کے بعد دوسرا بیاہ بحکم وید حرام ہے۔ صرف نیوگ کرے۔ (۱۶) رنڈوے مرد سے کسی کنواری عورت کا بیاہ کر لینا وید کے نزدیک بے انصافی اور پاپ ہے۔ اسی لئے نیوگ ضروری ہے۔

(۱۷) رگوید میں یہ ذکر ہے کہ پہلے خاوند کا نام سوم ہے۔ دوسرے نیوگی کا نام گندھرو تیسرے نیوگی کا نام اگنی۔ کیونکہ وہ بہت حرارت رکھتا ہے پھر چوتھے سے گیارھویں نیوگیوں کو منش کہتے ہیں۔ ایک عورت ۱۰ مردوں سے نیوگ کرا سکتی ہے اسی طرح ایک مرد گیارہ عورتوں سے نیوگ کر سکتا ہے۔

(۱۸) نیوگ سے دس تک اولاد ہو سکتی ہے پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے۔

خاوند کے جیتے جی نیوگ (۱۲۷)

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ تب اپنی عورت کو اجازت دے۔ کہ "اے نیک بخت اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر" لیکن ساتھ ہی حکم ہے "لیکن اس بیاہے عالی حوصلہ خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے"

نیوگ کے تاریخی واقعات (۱۳۷)

جیسا پانڈو راجہ کی عورت کنتی مادری وغیرہ نے نیوگ کیا۔

نیوگ کی اور وجوہات (۱۳۸)

(۱) اگر خاوند دھرم سیکھنے غیر ملک میں گیا ہو تو اس کی عورت آٹھ برس انتظار کر کے نیوگ کرا لے۔ (۲) اگر علم اور نیک نامی کے لئے گیا ہو تو چھ برس انتظار کر کے نیوگ کر لے۔ (۳) اگر دولت وغیرہ کے مقصد کے لئے گیا ہو تو ۳ برس تک انتظار کر کے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے جب مرد آ جائے۔ تو فوراً نیوگی سے قطع تعلق کر لے۔

(۴) اپنے خاوند سے ۸ سال تک اولاد نہ ہو تو عورت نیوگ کرائے۔ (۵) اولاد ہوتی ہو۔ لیکن مر جاتی ہو تو دسویں برس نیوگ کرائے۔ (۶) لڑکے نہ ہوں۔ اور لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ تو گیارھویں برس نیوگ کرائے۔ (۷) اگر عورت بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی دوسری عورت سے نیوگ کرے۔

(۸) اگر خاوند تکلیف دیتا ہو۔ تو عورت اسے چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کرے اور اولاد پیدا کر کے پہلے خاوند کو دے۔

اگر رہا نہ جائے تو کیا کریں؟ (۱۳۹)

اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے۔ یا دائم المریض کی عورت سے رہا نہ جائے۔ تو کسی سے نیوگ کر کے اس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔ لیکن رنڈی بازی یا زناکاری کبھی نہ کریں۔

چوری کی سزا (۱۹۷)

چور جس طریق پر جس جس عضو سے انسانوں میں نامناسب کام کرتا ہے۔ اس عضو کو سب کی عبرت کے لئے راجہ کاٹ دیوے۔ (منو ۸-۳۴۳)

(ہاتھ کاٹنے پر اعتراض کرنے والے غور کریں)

زناکاری کی سزا (۱۹۸)

جو عورت اپنے حسب نسب کے گھمنڈ سے شوہر کو چھوڑ کر زنا کرے۔ اس کو جیتے جی بہت سی عورتوں اور مردوں کے سامنے کتوں سے کٹوا کر مروا ڈالے۔ (منو ۸-۳۷۱)

اسی طرح اپنی عورت کو چھوڑ کر دوسرے کی عورت سے خواہ رنڈی سے زنا کرے تو لوہے کے پلنگ کو آگ میں تپا کے اور سرخ کر کے اس پر اس گنہگار مرد کو سلا کر بہت سے آدمیوں کے سامنے جلا دیوے۔

(اسلامی سزا کو سخت کہنے والے غور فرمائیں)

(منو ۸-۳۷۰)

دکن یعنی ہندوستان کا جنوبی حصہ آریہ ورت نہیں ہے (۲۵۸)

سوال۔ آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے جواب۔ شمال میں ہمالیہ۔ جنوب میں بندھیاچل۔ مشرق یا مغرب میں سمندر

ہندوستان کی قدیم تاریخ پر نئی روشنی (۲۵۹)

آریہ ورت کا نام پہلے کچھ نہ تھا۔ اور نہ کوئی آریوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے اس ملک میں بستے تھے۔ کیونکہ آریہ لوگ ابتدائے عالم سے کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اول ہی اول اس ملک میں آکر بسے تھے۔

فکر کرنا بھی ویدک خدا کی صفات میں داخل ہے (۲۶۹)

"وہ صادق الوجود" "صادق الفکر" "صادق القول اور صادق العمل ہے"

(نوٹ:۔ فکر کے معنے ہیں۔ بہت غور اور سوچ کے بعد بات کو نکالنا یہ کم علم اور چھوٹے دماغ والی ہستی کی صفت ہو سکتی ہے۔ کامل علم ہستی کو فکر کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس پر ہر چیز ظاہر اور ہویدا ہے۔ اس کے لئے سوچنا اور غور و فکر کر کے نتیجہ نکالنا مثل کم علم انسان کے نہیں ہونا چاہیئے۔)

ویدکے نزدیک جیو محدود ہیں۔ (۲۷۵)

(نوٹ:۔ اسلام کے عقیدہ میں مخلوقات غیر محدود ہے۔ وما یعلم جنود ربک الا ھو۔ سوائے خدا کے علم کے اس کی انتہا کی کسی کو خبر نہیں)

مخنث بننے کا راز (۲۸۶)

حمل ٹھیرنے کے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہمبستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے۔

مختلف عملوں کی تاثیریں (۲۸۹)

جو شخص بذریعہ جسم کے چوری۔ دوسرے کی عورت سے صحبت۔ نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ کام کرتا ہے۔ اس کا جنم درخت وغیرہ نہ چلنے والے جسموں میں ہوتا ہے۔ (مطلب یہ کہ چوری۔ زنا۔ اور قتل کی سزا میں نباتات کا جنم ملتا ہے۔) زبان سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے پرند اور ہرن وغیرہ کا جسم اور من (دل) سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے۔

ذات سے خارج (۲۹۴)

جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی بے وقری کرے۔ اس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیویں۔

سر اور ڈاڑھی مونچھ کا صفایا

برہمن کے سولھویں اور کشتری کے بائیسویں ویش کے چوبیسویں سال میں کیشانت کرم یعنے حجامت مونڈن ہو جانا چاہیئے۔ یعنے اس رسم کے بعد صرف چوٹی رکھ کر باقی ڈاڑھی مونچھ اور سر کے بال ہمیشہ منڈاتے رہنا چاہیئے۔ اور پھر کبھی نہ رکھنا چاہیئے۔ اور اگر ملک بہت سرد ہو۔ تو اپنی مرضی ہے۔ کہ جتنے چاہے بال رکھے۔ اور اگر بہت گرم ملک ہو تو چوٹی سمیت سب کٹوا دینے چاہئیں۔ کیونکہ سر پر بال رہنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس سے عقل کم ہو جاتی ہے۔ (ہندوستان گرم ملک ہے)

جب انسانی فطرت مسخ ہو جائے تو وہ شخص غالب الحواس کہلاتا ہے! (۲۹۸)

غالب الحواس اسے کہتے ہیں۔ جو..... اچھی چیز کے چھونے سے سکھی اور بری چیز (مثلاً آگ یا نجاست؟) چھونے سے دکھی۔ خوبصورت شکل دیکھ کر خوش اور بدصورت شکل دیکھ کر ناخوش۔ اچھی خوراک کھانے سے شاداں اور بری خوراک (مثلاً گوشت؟) کھانے سے رنجیدہ۔ خوشبو کا مشتاق اور [illegible] سے متنفر نہیں ہوتا۔

آریہ اس پر کمال تک عمل کرتے ہیں،

شراب اور گوشت کھانے والے ملیچھ کہ جن کا جسم شراب اور گوشت کے ذروں سے پُر ہے۔ (خواہ وہ آریہ ہی ہوں؟) انکے ہاتھ کا نہ کھاویں۔

آریوں کا دکھ کیوں، بڑھتا جاتا ہے (۳۰۵)

گائے۔ بھینس۔ بکری بھیڑ وغیرہ جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کی ہتیا کرنیوالا (قاتل) سمجھیئے گا۔ دیکھو جب آریوں کا راجیہ تھا۔ تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے۔ تب ہی آریہ ورت یا کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان وغیرہ بڑی آسائش سے رہتے تھے۔ کیونکہ دودھ گھی۔ بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونے سے کھانے پینے کی چیزیں عمدہ بافراط میسّر ہوتی تھیں۔ جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے۔ (پولیٹیکل اکانومی کے طلباء یہ نکتہ اپنی کتابوں کے حاشیہ پر لکھ لیں)

اس اختلاف کو حل کرو

(۱) صفحہ ۳۰۲ میں حکم ہے۔ کہ کھانا پکانے والے شودر ہوں۔ (۲) صفحہ ۳۰۵ میں حکم ہے۔ کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذروں سے بھرا ہوا ہوتا ہے ویسا ہی برہمن وغیرہ دونوں کا نہیں ہوتا۔ اس لئے برہمن وغیرہ اعلےٰ ورنوں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے۔ نیچ ذات کے ہاتھ کا کھانا نہیں چاہیئے۔

زمانہ قدیم میں لالہ صاحبان کے بیاہ دیگر ممالک میں (۳۰۸)

دیکھو کابل قندھار۔ ایران۔ امریکہ۔ یورپ وغیرہ ملکوں کے راجاؤں کی لڑکیوں گاندھاری۔ مدری۔ الوپی وغیرہ کے ساتھ آریہ ورت کے ملک کے راجہ لوگ شادی وغیرہ معاملات کرتے تھے۔ شکنی وغیرہ کورو پانڈو کے ساتھ کھاتے پیتے تھے۔ کچھ مخالفت نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تمام کرۂ زمین پر ایک ہی مذہب وید کا تھا۔ اور اسی پر سب کا اعتقاد تھا۔ (یہ نیا علم تاریخ دنیا کے متعلق سوائے ستیارتھ پرکاش کے اور کسی کتاب میں دیکھنے میں نہیں آیا۔)

ایک اور نیا تاریخی نکتہ (۳۱۰)

یہ امر ثابت ہے۔ کہ پانچ ہزار برسوں سے پیشتر ویدمت کے علاوہ دوسرا کوئی بھی مذہب نہ تھا۔..... ویدوں کی اشاعت کے رُکنے کا باعث مہابھارت کا جنگ ہوا۔

جنگی علوم ویدک زمانہ کے

ایک ہتھیار تھا "گتی آستر" یعنے لوہے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گولہ بنا کر اس میں ایسی چیزیں رکھی جاتی تھیں کہ سورج کی کرن یا ہوا کو چھونے سے آگ روشن ہو جاتی تھی۔ جب دوسرا اس کا دفعیہ کرنا چاہتا تھا تو اس پر وار ان آسٹر چھوڑتا تھا۔ وہ ایسا گولہ ہوتا ہے۔ کہ اس میں ایسی اشیاء بھری جاتی ہیں۔ جن کا دھواں ہوا سے لگتے ہی بادل ہو کر جھٹ برسنے لگ جاوے اور آگ کو بجھا دیوے۔ ایسی ہی ناگ پھانس جو دشمن پر چھوڑنے سے اس کے اعضا کو جکڑ کر باندھ لیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ لطیفے آریوں کی قدیم ایجادات کے متعلق درج ہیں۔

دنیا میں اوّل اوّل جینیوں نے بُت پرستی کو رواج دیا۔ صـ۳۲۲

شنکر آچاریہ نے ویدوں کی تائید میں بُت شکنی کی۔ اس کی تعریف۔ صـ۳۲۵

(مسلمانوں پر بُت شکنی کا الزام لگانے والے غور کریں۔)

دیوبرک تہذیب کا نمونہ

عیسائیوں کے متعلق نمونہ

"واہ انجیلی خدا تُو تو عجب ڈاکٹر ہے۔ عورتوں کے رحم کھولنے کو کونسے اوزار اور دوائیاں رکھتا تھا کہ جن سے کھولا" صـ۵۲۹

موسےٰ کی بابت لکھتے ہیں۔ جیسا موسیٰ آپ تھا۔ ویسا ہی اس کا مذہب تھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے تمام ہادیان مذہب موسےٰ سے لے کر جنگلی حالت میں تھے۔ صـ۵۳۱

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ موسےٰ زناکار تھا۔ کیونکہ اگر زناکار نہ ہوتا تو کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا۔ اور ایسی بے رحمی اور زناکاری کا حکم کیوں دیتا۔ صـ۵۳۶

حضرت مریم کی بابت لکھا ہے۔ ایسی ایسی باتوں کو آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پورے لوگ مان کر مغالطہ کے دام میں پھنستے ہیں۔ یہ بات اس طرح پر ہوئی ہوگی۔ کہ کسی آدمی کے ساتھ صحبت کرنے مریم حاملہ ہو گئی ہوگی۔ اس نے یا کسی دوسرے نے ایسی ناممکن بات مشہور کر دی ہوگی۔ کہ اس کا حمل روح القدس کی طرف سے ہے۔ صـ۵۳۸

واہ عیسےٰ صاحب! آپ نے کس علم سے جانا کہ ستارے گر پڑیں گے۔..... اسے اس جنگلی ملک میں جب پیغمبر بننے کا شوق پیدا ہوا۔ تب ایسی باتیں بنانے لگا۔ صـ۵۴۶

اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عیسےٰ میں علمیت اور کرامات کچھ بھی نہیں تھی۔ صـ۵۵۱

مسلمانوں کے متعلق نمونہ

(۱) خدا تعالےٰ کے متعلق۔ کیا یہ شیطان سے بڑھ کر شیطنت کا کام نہیں ہے۔

(۲) جنت میں بی بیاں ہمیشہ رہتی ہیں۔ جب تک قیامت کی رات نہ آوے گی۔ تب تک ان بیچاریوں کے دن کس طرح گزرتے ہونگے۔ ہاں اگر خدا کی ان پر مہربانی ہوتی ہوگی۔ اور خدا کے سہارے وقت گذارتی ہونگی۔ اگر یہ بات ایسی ہی ہے۔ تو خدا بھی عورتوں میں غلطان ہے۔

(۳) واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے۔

(۴) یہ قرآن کا خدا اور پیغمبر دونوں لڑائی باز تھے۔

(۵) دیکھو خدا پیغمبر کے ساتھ کیسا پھنسا ہے۔ کہ جس نے بہشت میں رسول کی شراکت کر لی۔

(۶) جب خدا ہی انسانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ تو پھر خدا اور شیطان میں کیا فرق رہا۔ ہاں اتنا فرق کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا بڑا شیطان۔ اور وہ چھوٹا شیطان۔ (۷) کہیں تو قرآن میں لکھا ہے۔ کہ اونچی آواز سے اپنے پروردگار کو پکارو۔ اور کہیں لکھا ہے۔ کہ دھیمی آواز سے خدا کی یاد کرو۔ اب کہیئے کون سی بات سچی اور کونسی جھوٹی ہے ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں۔

(۸) یہ قرآن خدا کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ کسی مکار فریبی کا بنایا ہوا ہوگا۔

(۹) بُتوں سے مسجد بڑا بُت ہے۔ اس لئے خدا اور مسلمان بڑے بُت پرست اور پرانی اور جینی چھوٹے بُت پرست ہیں۔

(۱۰) ثابت ہوتا ہے۔ کہ محمد صاحب بڑے شہوت پرست تھے۔ اگر نہ ہوتے تو لے پالک بیٹے کی جورو کو اپنی جوروکیوں بناتے۔ انسانوں میں وحشی سے وحشی انسان بھی بیٹے کی جورو کو چھوڑ دیتا ہے جب بیٹے کی جورو کو بھی گھر میں ڈالنے سے پیغمبر صاحب نہ رُک سکے۔ تو اوروں سے کیونکر بچے ہونگے۔ واہ اے غدر مچانے والے خدا اور نبی تم جیسے تو بے رحم دنیا میں بہت تھوڑے ہونگے۔

(۱۱) سوچنا چاہیئے۔ کہ خدا کیا ہوا۔ محمد صاحب کے گھر کے اندرونی اور بیرونی انتظام کرنیوالا ملازم ٹھیرا۔ محمد صاحب کا چال چلن ان باتوں سے ظاہر ہی ہے۔ کیونکہ جو کئی عورتوں کو رکھے۔ وہ خدا کا عابد یا پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے۔ جو کئی عورتوں سے بھی سیری نہ پا کر کنیزکوں کے ساتھ پھنسے اس کے نزدیک شرم خوف اور دھرم کیونکر پھٹک سکتا ہے۔ خدا کیا ٹھیرا۔ گویا محمد صاحب کے لئے بیویاں لانے والا نائی ٹھیرا۔ (نقل کفر کفر نباشد)

مشینری زراعتی و آلات و سامان آہنی

بٹالہ کی مشہور معروف چارہ کٹرنے کی مشین۔ آہنی رہٹ (ہرٹ) نہری اونچے رقبہ اراضی کے لئے جھلاریں۔ زراعتی فارم کے نمونے کے آہنی ہل خواس (بیل چکی) بیلنہ جات چادلوں کی مشین (رائس ملز) سیویاں۔ پھینیاں بنانے کی مشین۔ بادام روغن نکالنے کی مشین وغیرہ وغیرہ منگوانے کے لئے ہماری یا تصویر فہرست طلب فرمائیے۔

علاوہ ازیں ہر قسم کی ڈھلائی لوہے پیتل وغیرہ کا کام پیٹرن نمونہ آنے پر کرایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن

اکلوتا

(از مولوی عبدالاحد صاحب دانوی مولوی فاضل)

توریت استثنا باب ۱۳ آیت ۱ تا ۵ میں لکھا ہے کہ "اگر کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا تم کو کوئی نشان یا معجزہ دکھلائے اور وہ بات جو اس نے دکھائی واقع کے مطابق ہو پھر وہ نبی معجزہ دکھلانے والا اگر ایسے معبودوں کی طرف بلائے جنہیں تم نے نہیں جانا اور کہے آؤ انکی بندگی کریں۔ تو ایسے نبی کے کہنے پر کان مت دھریو کیونکہ وہ آزمایش ہے۔ اور ایسا نبی قتل کیا جائیگا"

توریت کے مندرجہ بالا بیان میں صاف طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی تمہیں ایسے معبودوں کی طرف بلائے جنہیں تم نے نہیں جانا۔ تو ایسا نبی جھوٹا ہوگا۔ اور اس کے معجزات صرف تمہاری آزمایش ہوگی۔ اس صورت میں اگر مسیح نے فرض کرلو۔ کہا بھی ہے۔ کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔ میری عبادت کرو۔ تو مطابق بیان توریت ان کا یہ بیان درست نہیں۔ کیونکہ کوئی اسرائیلی اس بات سے واقف نہیں۔ کہ خدا کا بھی کوئی بیٹا ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر جب مسیح نے اپنے آپ کو بیٹا کہا تو یہودی اسے پتھراؤ کرنے لگے۔ جس پر اس نے کہا۔ کہ تم مجھے کیوں پتھراؤ کرتے ہو۔ کیونکہ میں نے تو بہت سے نیک کام کئے ہیں۔ جس کے جواب میں یہود نے کہا ہم تجھے تیرے نیک کاموں کی وجہ سے پتھراؤ نہیں کرتے بلکہ اس وجہ سے کہ تو کفر بکتا ہے۔ اور انسان ہو کر اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہتا ہے۔ پتھراؤ کرتے ہیں۔ جس کے جواب میں مسیح نے کہا۔ کہ تمہارے بڑوں کو خدا کہا گیا ہے۔ مجھے اگر بیٹا کہا گیا تو کونسا جرم لازم آگیا۔ اگرچہ مسیح کے اس جواب کے بعد کوئی عقلمند مسیح کے ویسے بیٹے ہونے کو جیسا عیسائیوں کے ذہن میں ہے۔ مسیح کی طرف منسوب نہیں کرسکتا مگر تاہم چونکہ متعدد مقامات میں مسیح نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بھی کہا ہے۔ اس لئے عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ضرور وہ خدا کا بیٹا ہے۔ لیکن جب اس بات کا انہیں یہ جواب دیا جاتا ہے۔ کہ بیٹے کا لفظ تو مسیح کے علاوہ دوسرے انسانوں پر بھی بولا گیا ہے۔ تو وہ یہ کہا کرتے ہیں۔ باقی کسی کو "اکلوتا" بیٹا نہیں کہا۔ چونکہ مسیح کو اکلوتے کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اسلئے وہ حقیقی بیٹا ہے۔ اور اس بات کو عیسائی مناظر بڑی تحدی کے ساتھ پیش کیا کرتے ہیں۔ اس لئے اصحاب کی واقفیت کے لئے اکلوتے کی حقیقت آپ پر واضح کرتا ہوں۔ تا اگر کسی عیسائی سے واسطہ پڑے۔ تو جواب دینے میں آسانی ہو۔ مروجہ توریت و انجیل میں جیسے بیٹے کا لفظ پیار کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ ویسے ہی اکلوتے کا لفظ بھی محبت کے لئے لایا گیا ہے۔ جیسے کہ پیدائش باب ۲۲ کے ابتدا میں لکھا ہے۔ ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابراہام کو آزمایا۔ اور اسے کہا۔ کہ اے ابراہام وہ بولا کہ دیکھ میں حاضر ہوں۔ تب اس نے کہا۔ کہ تو اپنے بیٹے ہاں اکلوتے بیٹے کو جس سے تو پیار کرتا ہے اضحاق کو لے۔ اور زمین موریاہ میں جا اور اسے وہاں پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ میں جو تجھے بتاؤنگا۔ سوختنی قربانی کے لئے چڑھا"

مندرجہ بالا عبارت میں حضرت اسحاقؑ کو اکلوتا کہا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ابراہام کے پہلے بیٹے تھے۔ جس سے ثابت ہوا کہ اکلوتا بھی پیار کے لئے بولا جاتا ہے۔ لہذا مسیح کو خدا کا اکلوتا کہنا بھی اس میں کوئی خصوصیت نہیں پیدا کرتا۔ صرف پیار و محبت کو ظاہر کرتا ہے۔

دنیا کی خبریں

—— پنجاب گورنمنٹ کے نام۔ سر جان سائمن نے لکھا ہے کہ میری کمیشن کے ممبر بہ حال سنکر بہت خوش ہوئے کہ پنجاب لیجس لیٹو کونسل نے میری کمیشن کے ساتھ تعاون عمل کرنے کے لئے ایک کمیٹی منتخب کردی۔ سائمن کمیشن ماہ اکتوبر کے اختتام پر لاہور پہنچے گی۔ اور وہاں شہادت لے گی جسقدر کاغذات پنجاب کے متعلق موجود ہیں۔ وہ اس تعاونی کمیٹی کے ملاحظہ کے لئے فوراً روانہ کردینے کا میں نے حکم دے دیا ہے۔

—— موضع سوختہ ضلع گورداسپور کا نوالی میں ہندو جاٹوں کے گروہ پر جو عید کے روز مسلمانان دیہہ مذکور کو جبراً گئے کی قربانی سے منع کرنے کے لئے ایکدم اور کی تعداد میں بہ نیت حملہ چڑھ آئے۔ پولیس نے گولیاں چلائیں۔ جس سے ۱۴ جاٹ مقتول اور ۱۴ مجروح ہوگئے۔ گورنمنٹ پنجاب نے مسٹر مارٹن کو اس بات کی تحقیقات کے لئے مامور کیا تھا کہ پولیس نے ہجوم جاٹاں پر جو گولی چلائی۔ وہ حق بجانب کارروائی تھی یا نہیں۔ چنانچہ مسٹر مارٹن کی رپورٹ اب شائع ہوئی ہے۔

مسٹر مارٹن لکھتے ہیں کہ اگر پولیس فیر نہ کرتی تو پولیس بھی ماری جاتی۔ اور گاؤں والے بھی مارے جاتے۔ ان ہندو جاٹوں کا بیشک یہ ارادہ تھا۔ کہ گاؤں کو لوٹ کر تاراج کردیں۔ اور گاؤں کو جلا ڈالیں۔ اگر ایسا ہو جاتا۔ تو صرف ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر ہندو مسلمانوں میں جنگ کی وہ آگ تمام ضلع میں پھیل جاتی کہ جس کو گورنمنٹ کی فوج بھی کئی دن میں بجھا سکتی۔ حکام ضلع نے پوری احتیاطیں کرلی تھیں۔ اور زخمیوں کے علاج کے لئے ہر ایک تدبیر کیگئی۔

مسٹر مارٹن کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ہندو جاٹوں کی سراسر زیادتی تھی۔ کہ وہ موضع سوختہ پر چڑھ گئے۔ انکی نیت بد تھی۔ اگر پولیس فیر نہ کرتی۔ تو بہت کشت وخون ہوتا۔ ایسے ہندو مفسد جاٹوں کو عبرت بخش سزا ملنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند قابل دید کتابیں

حق الیقین در ردّ شبہات المنافقین کچھ عرصہ گذرا ایک شخص نے شبہات المسلمین نام کی ایک کتاب تصنیف کر کے شائع کی تھی جس میں آئمہ اسلام پر نہایت نازیبا اعتراض کئے تھے۔ اس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے نہایت لطیف اور مدلل ارقام فرما کر عامۃ المسلمین پر ایک احسان عظیم کیا ہے قیمت ۱۲ر

ہستی باری تعالیٰ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ معرکۃ الآرا تقریر جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۱ء پر بیان فرمائی۔ قیمت صرف ۴ر

منہاج الطالبین حضرت اولوالعزم فضل عمرؓ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ان پر حقائق پر معارف تقریروں کا مجموعہ ہے۔ جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۵ء پر بیان فرمائیں قیمت ۱ر

قتلِ مرتد اور اسلام حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کی وہ زبردست تصنیف جس میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے تمام ان مدعیان اسلام کی تحریروں کی تردید کر دی ہے جو مخالفین سلسلہ نے اپنی جہالت سے اسلام میں مرتد کی سزا قتل کے ثبوت میں شائع کی ہیں جس کا جواب نہ فرنگی۔ محلی نہ دیوبندی نہ کرم آبادی نہ کوئی دوسرا دیسکا۔ ہر ایک احمدی کو اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ۔

الواح الہدیٰ اسلامی اخلاق۔ اسلامی تہذیب کا آئینہ ہر ایک مسلمان کہلانیوالے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کا دم بھرنے والے کے لئے اس کا مطالعہ نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت ۱۲ر

یہ کتاب احمدی احباب کو ہر وقت مطالعہ میں رکھنی چاہیئے۔

آپ بیتی مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا کی خود نوشت تاریخ جس میں وہ پُر درد و الم ناک حالات تحریر فرمائے ہیں جو روس کے علاقہ میں انہیں پیش آئے۔ جن کو پڑھ کر پتھر سے پتھر دل بھی پگھل جائیگا۔ اور صداقت سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایمان لے آئیگا۔ قیمت صرف ۴ر

مسیح موعودؑ مولوی عبدالوہاب صاحب خلف حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی اچھوتی تصنیف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر نئے طرز پر دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۴ر

سیرۃ مسیح موعودؑ حضرت سیدنا فضل عمرؓ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی قلم سے قابل دید و لائق شنید۔ قیمت ۴ر

حیات نور الدین حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی اپنی لکھائی ہوئی سوانحعمری ہے جس کا مطالعہ احمدی احباب کو ضروری ہے قیمت ۱۰ر

خزینۃ العلوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تین تقریریں جن میں مختلف علوم کا ذکر فرما کر احمدی مسلمین کو اسطرف توجہ دلائی ہے۔ قابل دید۔ قیمت صرف ۶ر

تعلیم خاتون مستورات کے پڑھنے کے لئے نہایت عمدہ کتاب ہے قیمت ۴ر

اخلاق خاتون یہ بھی مستورات کے لئے مفید کتاب ہے۔ یہ دونوں کتابیں احمدی مستورات اور احمدی لڑکیوں کو پڑھنی چاہئیں قیمت صرف ۴ر

فرائض مستورات یہ بھی ہر ایک احمدی خاتون کے مطالعہ کے لئے ہے۔ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ قیمت صرف ۱۰ر

اسلامی اصول کی فلاسفی سلسلہ عالیہ کے بانی حضرت مسیح موعود قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ مشہور لکچر جو جلسہ اعظم مذاہب لاہور میں تمام مذہبوں کے مقابلہ میں کامیاب رہا۔ اور کئی بار چھپ چکا ہے۔ قیمت صرف ۵ر

الحق دہلی حضرت مسیح موعودؑ کا وہ زبردست مباحثہ حیات و وفات مسیح ناصریؑ پر جو دہلی میں مولوی محمد بشیر بھوپالی سے تحریری ہوا تھا۔ قابل دید قیمت صرف ۱ر

القادیانی بجواب مولوی محمد علی مونگیری معروف بہ ابو احمد رحمانی کے فیصلہ آسمانی کی تردید جس میں قدرت حق کا نمونہ نظر آتا ہے۔ قیمت صرف ۸ر

انجام آتھم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور تصنیف۔ قیمت صرف دو روپیہ

سیرۃ النبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت مرتبہ حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجلد قیمت دو روپیہ

دعوۃ الامیر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ نادر کتاب جو حضور نے شہریار افغانستان کو دعوۃ سلسلہ کے لئے تصنیف فرمائی۔ مجلد قیمت تین روپے (۳ر)

تحفۃ الملوک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ لاجواب تصنیف جو حضور نے شاہ دکن یعنی نظام حیدرآباد کو بھیجی۔ قیمت قسم اوّل ۸ر

پتہ

(منیجر فاروق بک ایجنسی قادیان۔ پنجاب)

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی۔ پشاوری لنگیاں بحساب دو روپیہ چار آنہ فی گز اور ہر قسم کی مشہدی کناویز عورتوں کے سوٹ کے لئے فی گز ۱۲ عا فروخت کرتے ہیں۔ نیز کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے۔ تو صرف محصول ڈاک کاٹ کر باقی قیمت واپس کر دیجائے گی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز بھیج دیجائے گی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اٹھائیں۔ مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور نسبتاً ارزاں ارسال ہوگا۔

پتہ

میاں محمد و غلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور